فتاویٰ امن پوری (قسط ۴۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا تراویح کی ہر چار رکعات کے بعد کوئی مسنون دعا ثابت ہے؟

جواب: اس موقع پر جتنی دعائیں یا تسبیحات پڑھی جاتی ہیں، یہ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین و محدثین سے ثابت نہیں، بلکہ یہ بعض میں جاری ہوئیں۔

سوال: نبی کریم ﷺ کتنی رکعات تراویح پڑھتے تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کا رمضان و غیر رمضان کا معمول یہ تھا کہ قیام اللیل میں آٹھ رکعات پڑھتے تھے۔

❀ دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث، جناب انور شاہ کشمیری صاحب کہتے ہیں:

لَا مَنَاصَ مِنْ تَسْلِيمِ أَنَّ تَرَاوِيحَهٗ كَانَتْ ثَمَانِيَةَ رَكْعَاتٍ، وَّلَمْ يَثْبُتْ فِي رِوَايَةٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهٗ صَلَّى التَّرَاوِيْحَ وَالتَّهَجُّدَ عَلٰى حِدَةٍ فِي رَمَضَانَ .

''یہ تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نمازِ تراویح آٹھ رکعت تھی اور کسی ایک روایت سے بھی ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے رمضان میں تہجد اور تراویح علیحدہ علیحدہ پڑھی ہوں۔''

(العَرف الشّذي :166/1)

❀ مولانا خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں:

''سنت موکدہ ہونا تراویح کا آٹھ رکعت تو باتفاق ہے، اگر اختلاف ہے، تو بارہ میں۔'' (براہین قاطعہ: 195)

❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام رمضان کی کیفیت کیا تھی؟ فرمایا:

مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً.

''رمضان ہو یا غیر رمضان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر) گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔''

(صحيح البخاري: 1147، 2013، صحيح مسلم: 738)

بیس رکعت تراویح کو مسنون قرار دینا درست نہیں، اس کے دلائل کا علمی و تحقیقی، مختصر، مگر جامع جائزہ پیش خدمت ہے:

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة: 294/2، السّنن الكبرٰى للبَيهقي: 496/2، المعجم الكبير للطّبراني: 393/11)

سند سخت ''ضعیف'' ہے،

① ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان ''متروک الحدیث'' ہے۔ جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

❀ علامہ قدوری حنفی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(التّجريد :203/1)

❁ علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یہ روایت ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے معلول (ضعیف) ہے، جو کہ امام ابوبکر بن ابوشیبہ کا دادا ہے۔اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔امام ابن عدی رحمہ اللہ نے الکامل میں اسے کمزور قرار دیا ہے۔ نیز یہ روایت اس صحیح حدیث کے مخالف بھی ہے، جس میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں نماز کے بارے میں سوال کیا،تو آپ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔''

(نصب الرّاية : 153/2)

ابوشیبہ کی روایت اور علمائے احناف:

(ا) مولانا انور شاہ کشمیری صاحب لکھتے ہیں:

أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَحَّ عَنْهُ ثَمَانُ رَكْعَاتٍ، وَأَمَّا عِشْرُوْنَ رَكْعَةً، فَهُوْ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَعَلٰى ضَعْفِهِ اتِّفَاقٌ .

''آٹھ رکعات تراویح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہیں اور بیس رکعت کی روایت ضعیف ہے،اس کے ضعف پر اتفاق ہے۔''

(العَرف الشّذي :166/1)

(ب) مولانا عبدالشکور فاروقی صاحب نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(علم الفقہ، ص198)

(ج) مفتی دار العلوم دیو بند، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں:

''ہاں اس میں شک نہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔''

(فتاویٰ دار العلوم دیو بند:249/1)

(د) علامہ ابن عابدین شامی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعِيْفٌ بِأَبِي شَيْبَةَ، مَتَّفَقٌ عَلٰی ضَعْفِهٖ، مَعَ مُخَالِفَتِهٖ لِلصَّحِيحِ .

''حدیث ضعیف ہے، کیوں کہ ابو شیبہ (ابراہیم بن عثمان) بالاتفاق ضعیف ہے، نیز یہ حدیث (صحیح بخاری وصحیح مسلم کی) صحیح (حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بھی خلاف ہے۔''(منحة الخالق : 66/2)

یہی بات علامہ ابن ہمام حنفی(فتح القدير : 81/46)،علامہ عینی حنفی(عمدة القاري : 177/17)،ابن نجیم حنفی(البحر الرائق : 62/6)،ابن عابدین شامی حنفی(رد المحتار : 521/1)، ابو الحسن شرنبلانی حنفی (مراقي الفلاح : 442)،طحاوی حنفی (حاشية الطّحطاوي على الدر المختار :295/1)وغیرہم نے بھی کہی ہے۔

❁ علامہ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ ضَعِيْفٌ جِدًّا، لَّا تَقُومُ بِهٖ حُجَّةٌ .

''یہ حدیث سخت ترین ضعیف ہے،اس سے حجت ودلیل قائم نہیں ہوسکتی۔''

(المِصابيح في صلاة التّراويح : 17)

احمد یار خان گجراتی صاحب اپنی کتاب ''جاء الحق''(٢ / ٢٤٣) میں ''نمازِ جنازہ میں الحمد شریف تلاوت نہ کرو۔'' کی بحث میں امام ترمذی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ منکرِ حدیث ہے۔''

لیکن اپنی اسی کتاب (١/٤٤٧) کے ضمیمہ میں مندرج رسالہ ''لمعات المصابیح علی رکعات التراویح'' میں اس کی حدیث کو بطور حجت پیش کرتے ہیں۔ یہ منصفانہ رویہ نہیں۔

② حکم بن عتیبہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❀ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان میں ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام کو چوبیس رکعتیں اور تین رکعات وتر پڑھائے۔

(تاريخ جُرجان لأبي قاسم حمزة بن يوسُف السَّهمي، ص 275)

روایت موضوع ہے۔

① عمر بن ہارون بلخی ''متروک و کذاب'' ہے۔ اسے امام احمد بن حنبل، امام عبدالرحمٰن بن مہدی، امام عبداللہ بن مبارک، امام عجلی، امام علی ابن مدینی، امام نسائی، امام دارقطنی، امام ابن حبان اور امام ابوحاتم رازی رحمہم اللہ وغیرہم نے مجروح اور غیر ثقہ قرار دیا ہے۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔ امام یحییٰ بن معین اور امام صالح جزرہ رحمہما اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ عَلٰى ضَعْفِهٖ .

''اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔''

(تلخيص المستدرك : 848)

② محمد بن حمید رازی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' و ''کذاب'' ہے۔

③ ایک غیر معروف راوی ہے۔

(سوال): کیا بدعتی امام کے پیچھے تراویح پڑھنا جائز ہے؟

(جواب): بدعتی کی امامت معتبر نہیں، لہٰذا فرائض ونوافل میں اس کی اقتدا درست نہیں۔

(سوال): تراویح میں ایک قرآن سے زائد تلاوت کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): تراویح میں آیت سجدہ تلاوت کی، اسی وقت سجدہ نہ کیا، بلکہ جب اسی رکعت کے دوسجدے کیے، تو ساتھ تیسرا سجدہ تلاوت بھی کرلیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): سجدہ تلاوت مسنون مستحب ہے، نماز میں اسی وقت کیا جائے گا، جب آیت سجدہ تلاوت کی، نماز کے دوسجدوں کے بعد یا پہلے سجدہ تلاوت کرنا بالکل غلط ہے۔

(سوال): نماز تراویح میں جلسہ استراحت چھوٹ گیا، کیا سجدہ سہولازم ہوگا؟

(جواب): ہر سہو پر سجدہ ہے، جلسہ استراحت چھوٹ جائے، تو اس پر بھی سجدہ سہو ہے۔

(سوال): تراویح کی قرأت میں بعض آیات کے بعد دعائیہ کلمات کہنا کیسا ہے؟

(جواب): امام کے لیے بعض مقامات پر دعائیہ کلمات ادا کرنا مسنون ومستحب ہیں۔ البتہ سامعین اور مقتدیوں کے لیے ایسا کرنا ثابت نہیں۔

(سوال): کیا تراویح کی چار رکعت کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرنا جائز ہے؟

(جواب): دعا کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے، بشرطیکہ کسی وقت میں دعا کے مستحب یا واجب ہونے کا نظریہ نہ ہو، لہٰذا بغیر اہتمام کے تراویح کی چار رکعات کے بعد اجتماعی دعا کرنا جائز ہے۔

(سوال): کیا تراویح رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے؟

(جواب): جی ہاں، تراویح رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

سوال: بعض کہتے ہیں کہ تراویح کے سہو پر سجدہ سہو نہیں، کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بات بے ثبوت ہے۔ تراویح نفل ہے اور نفل کے سہو پر بھی سجدہ سہو ہے۔

سوال: سخت بیمار آدمی جو اٹھنے یا بیٹھنے کی سکت نہیں رکھتا، کیا وہ لیٹ کر تراویح پڑھ سکتا ہے؟

جواب: پڑھ سکتا ہے۔

سوال: مسجد میں تراویح پڑھانے کا زیادہ حق مستقل امام کو ہے، یا کوئی بھی حافظ پڑھا سکتا ہے؟

جواب: پہلا حق مستقل امام کا ہے، اگر وہ نہیں پڑھانا چاہتا، تو کوئی بھی حافظ نماز تراویح کی امامت کرا سکتا ہے۔

سوال: کیا وتر کے بعد نماز تراویح پڑھائی جا سکتی ہے؟

جواب: پڑھائی جا سکتی ہے۔

❁ قیس بن طلق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان میں ایک دن سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے۔ شام پڑ گئی، تو ہمارے پاس افطاری کی۔ اسی رات ہمیں قیام کروایا اور وتر پڑھائے۔ پھر اپنی مسجد میں گئے اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔ وتر باقی رہ گئے تو ایک آدمی کو آگے کیا اور فرمایا: اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھائیں۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ .

”ایک رات میں دو بار وتر نہیں۔“

(سنن أبي داود : 1439، سنن النّسائي : 1680، سنن التّرمذي : 470، وسندهٗ

حسنٌ، وأخرجه أحمد : 23/4، وسندهٗ حسنٌ أيضًا)

اس حدیث کوامام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، جب کہ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1101) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (2449) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

(فتح الباري : 481/2)

(سوال): ایک شخص نے آدھی رکعات تراویح امام کے ساتھ ادا کی اور باقی آخری پہر میں ادا کی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز ہے، مگر جو فضیلت امام کے ساتھ قیام کرنے کی ہے، وہ اسے مکمل حاصل نہ ہوگی۔

❀ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام نہیں کروایا، تئیسویں شب کا تہائی حصہ قیام کروایا۔ چوبیسویں کو قیام نہیں کروایا، پھر پچیسویں کو نصف رات تک قیام کروایا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کاش کہ آپ پوری رات قیام کرواتے، تو فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ .

''باجماعت نماز پڑھنے پر پوری رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 159/5، سنن أبي داوٗد : 1375، سنن النّسائي : 1606، سنن التِّرمذي : 806، سنن ابن ماجه : 1327، وسندهٗ صحيحٌ)

(سوال): اگر کوئی شخص خاص وظیفہ کا عادی ہے، کیا وہ اس کی وجہ سے نماز تراویح ترک کر سکتا ہے؟

(جواب): اسے تراویح ترک نہیں کرنی چاہیے، رمضان میں بھلا تراویح سے بہتر

وظیفہ کیا ہوسکتا ہے؟

سوال: کچھ لوگ تراویح کی چار رکعات کے بعد ''درود بر خواجہ عالم'' کہتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: جس نے بیماری یا سفر کی وجہ سے اگلے دن کا روزہ نہ رکھنا ہو، کیا وہ بھی نماز تراویح پڑھے گا؟

جواب: تراویح کا تعلق روزہ رکھنے یا چھوڑنے سے نہیں ہے۔ جس نے سفر یا بیماری کی وجہ سے اگلے دن کا روزہ نہ رکھنا ہو، اس کے لیے بھی تراویح مسنون و مستحب ہے۔

سوال: جس نے تراویح پڑھی، مگر اگلے دن بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھا، کیا تراویح کا ثواب ملے گا؟

جواب: اگر بغیر عذر کے روزہ چھوڑا، تو روزہ چھوڑنے کا گناہ ملے گا، مگر تراویح کا ثواب بھی ملے گا۔

سوال: کیا تراویح میں پورا قرآن پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: عمومی دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ تراویح میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرنا مستحب ہے، البتہ اس بارے کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔

سوال: اگر سجدہ تلاوت اس آیت پر آئے کہ جہاں امام نے قرأت مکمل کرنی تھی، تو سجدہ کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: آیت سجدہ مکمل کر کے سجدہ کرے اور سجدہ سے اٹھ کر لمحہ بھر کے لیے قیام میں کھڑا ہو، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کر لے۔

(سوال):صرف لقمہ دینے کے لیے تراویح میں شریک ہونا اور بعد میں نماز توڑ دینا کیسا ہے؟

(جواب):لقمہ کا یہ طریقہ جائز نہیں،لقمہ دینے کے لیے مقتدی ہونا ضروری نہیں،اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ امام کو لقمہ کی ضرورت ہے،تو جماعت کے باہر سے ہی لقمہ دے سکتا ہے۔اگر کوئی شخص جماعت میں شریک ہوا،تو اب اسے نماز مکمل کرنی چاہیے،بلا عذر جماعت توڑنا جائز نہیں۔

(سوال):تراویح کی ایک ہی رکعت میں تین بار سورت اخلاص پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب):جائز ہے،بشرطیکہ اسے لازم نہ سمجھے۔

(سوال):اگر کوئی حافظ ایک مسجد میں ایک ہفتہ میں قرآن کریم مکمل تراویح میں تلاوت کرے اور دوسری مسجد میں دوسرے ہفتے اور اسی طرح تیسری مسجد میں،کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

(جواب):اگر مقتدیوں کی فرمائش ہو،تو کوئی حرج نہیں۔

(سوال):اگر امام تراویح میں کچھ آیات سہوا چھوڑ جائے اور دو دن بعد ان آیات کو دوبارہ تلاوت کردے،تو کیا حکم ہے؟

(جواب):جائز ہے۔

(سوال):ایک حافظ کو قرآن کا ایک مقام مشکل لگتا ہے،اسے چھوڑ کر آگے تلاوت کرتا ہے،بعد میں کسی دن ان چھوڑی گئی آیات کی تلاوت کر لیتا ہے،تو کیا حکم ہے؟

(جواب):جائز ہے۔

(سوال):نماز تراویح میں امام اور سامع کو برابر کھڑا کرنا کیسا ہے؟

(جواب): برابر کھڑا کرنا جائز نہیں۔ سامع صف میں ہی کھڑا ہوگا۔

(سوال): جو شخص آٹھ تراویح کو مسنون مانتے ہوئے اس سے زائد رکعات تراویح پڑھے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): مسنون آٹھ ہیں، اس سے زائد نوافل پڑھنا جائز ہیں۔

(سوال): جو شخص تنہا تراویح پڑھ رہا ہے، وہ قرأت بلند آواز سے کرے یا آہستہ؟

(جواب): دونوں طرح جائز ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت اس قدر بلند تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تلاوت کر رہے ہوتے اور صحن میں سنائی دیتی۔''

(سنن أبي داوٗد : 1327، شمائل التّرمذي : 322، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَتْ قِرَاءَ ةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا، وَيَخْفِضُ طَوْرًا .

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند اور کبھی آہستہ آواز سے قراءت کرتے تھے۔''

(سنن أبي داوٗد : 1328، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (1159)، امام ابن حبان (2603) اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہم (310/1) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❁ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات باہر تشریف لائے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے

گزرے، وہ آہستہ آواز سے قراءت کر رہے تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا تو وہ اونچی آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ جب وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! میں آپ کے پاس سے گزرا، آپ آہستہ آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! جس ذات سے سرگوشی کر رہا تھا، اسے میں نے اپنی بات سنا دی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرا آپ کے پاس سے گزر ہوا، آپ بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس سے سوئے ہوؤں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! آپ اپنی آواز قدرے بلند کیجیے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اپنی آواز کو تھوڑا سا پست کیجیے۔''

(سنن أبي داوٗد : 1329، سنن التِّرمِذي : 447، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1161) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (733) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (1/310) نے مسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سوال: کیا عورت نماز وتر کی امامت کرا سکتی ہے؟

جواب: عورت عورتوں کی فرائض ونوافل میں امام بن سکتی ہے، نماز وتر بھی نوافل میں سے ہے، لہٰذا عورت اس کی امامت کرا سکتی ہے۔

سوال: نماز تہجد کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رات کا قیام اللہ کو بڑا محبوب ہے۔ جب ساری دُنیا سو رہی ہو، اس وقت

اُٹھ کر رب تعالیٰ سے مناجات کرنا کیا خوب ہے، مومن ان بابرکت ساعتوں میں عبادت الٰہی سے لطف پاتا ہے۔ مالک لم یزل کی رضا اس وقت مومن کو ڈھونڈتی ہے۔

تہجد فرض نماز کے بعد سب سے افضل عمل ہے۔ یہ صالحین کی نماز ہے، جو بلندئ درجات اور گناہوں کے معافی کا باعث بنتی ہے۔ ظاہر و باطن کی تطہیر کرتی ہے۔ انسان کو صالحیت کے درجے پر فائز کرتی ہے۔

یہ محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے کہ وہ کسی کو تہجد کی نماز ادا کرنے کے لئے جگا دے، وگرنہ تو کتنے لوگ رات کو تارے گنتے رہتے، بے چینی سے کروٹیں لیتے رہتے ہیں، لیکن ان کے ایمان میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ انہیں رب العالمین کے سامنے کھڑا کردے۔ وہ اس کی خیر و برکت سے محروم رہتے ہیں۔

تہجد ادا کرنے سے گھر آباد و شاد ہوتے ہیں۔ ان مبارک گھڑیوں میں اگر اللہ تعالیٰ کسی کو دو رکعت نماز کی توفیق دے دے تو اس کو اور کیا چاہئے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَيْهِ أَنَّ تَطَوُّعَ اللَّيْلِ أَفْضَلُ مِنْ تَطَوُّعِ النَّهَارِ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔''

(شرح النّووي : 55/8)

تہجد کی فضیلت پر بے شمار احادیث دلالت کناں ہیں، مثلاً ؛

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ .

''رمضان المبارک کے بعد افضل ترین روزے محرم کے ہیں اور فرائض کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی۔'' (صحیح مسلم : 202/1163)

❁ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِّلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ .

''تہجد کو لازم کرلیں، یہ آپ سے پہلے صالحین کی عادت تھی، یہ ذریعہ ہے، اللہ کے قرب، گناہوں کے کفارے اور برائیوں سے بچنے کا۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 92/8، ح : 7466، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام فرماتے کہ پاؤں میں سُوجن آ جاتی۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، حالانکہ اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی ساری لغزشیں معاف کردی ہیں؟ فرمایا:

أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا؟ .

''کیا میں شکر گزار بننا پسند نہ کروں۔''

(صحيح البخاري : 4837؛ صحيح مسلم : 2820)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا بہترین ذریعہ نماز تہجد کی ادائیگی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہمارا رب دو آدمیوں پر تعجب کرتا ہے؛ ایک وہ جو اپنا بستر چھوڑ کر نماز کے لئے اٹھتا ہے اور اس کے اہل خانہ سو رہے ہوتے ہیں۔ ہمارا رب فرماتا ہے: میرے فرشتو! میرے بندے کی طرف دیکھو، لحاف چھوڑ کر نماز پڑھ رہا ہے اور

اس کے گھر والے سو رہے ہیں۔ یہ میرے انعامات کا طالب ہے اور میری پکڑ سے ڈرتا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 416/1، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے، جو رات کو بیدار ہوا اور تہجد پڑھی، اپنی بیوی کو جگایا، اس نے بھی نماز پڑھی۔ اگر بیوی نے انکار کیا، تو اس کے چہرے پر پانی ڈالا۔ اللہ اس خاتون پر بھی رحم فرمائے، جو رات کو اُٹھی اور تہجد ادا کی، شوہر کو جگایا، اس نے انکار کیا، تو چہرے پر پانی ڈالا۔''

(مسند الإمام أحمد : 436,251/2، سنن أبي داوٗد : 1450، سنن النّسائي : 1611، سنن ابن ماجه : 1336، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ ہر رات جب ایک تہائی حصہ گزر جاتا ہے، آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھے پکارے، میں اس کی پکار سنوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے، میں اسے عطا کروں؟ کون ہے، جو مجھ سے بخشش مانگے، میں اسے معاف کر دوں؟ اللہ اسی طرح فرماتے رہتے ہیں، حتی کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔''

(صحیح البخاري : 1145؛ صحیح مسلم : 169/758)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''انسان جب سو جاتا ہے، تو شیطان اس کے سر کی پچھلی جانب تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ پر یہ پھونکتا ہے کہ سو جا! لمبی رات ہے۔ اگر وہ جاگ کر ذکر

کرنے لگے، تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ وضو کرے، تو دوسری اور نماز پڑھ لے، تو تیسری بھی کھل جاتی ہے۔ پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش ہوتا ہے، ورنہ سستی و کاہلی اس پر چھائی رہتی ہے۔''

(صحیح البخاري : 1142، صحیح مسلم : 776)

❁ صحیح ابن خزیمہ (1132، وسندہ صحیح) کے الفاظ یہ ہیں:

فَحُلُّوا عُقَدَ الشَّيْطَانِ، وَلَوْ بِرَكْعَتَيْنِ .

''شیطان کی لگائی گرہیں کھول لیا کریں، گو دو رکعت سے ہی سہی۔''

(سوال): نماز تہجد کا وقت کیا ہے؟

(جواب): تہجد کا وقت عشا کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے، اس دوران کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہے۔ البتہ رات کے آخری پہر بیدار ہو کر ادا کرنا افضل ہے۔ سونے سے پہلے اگر کوئی تہجد پڑھ لیتا ہے، تو بھی کوئی حرج نہیں، کیوں کہ تہجد سے پہلے سونا شرط نہیں ہے۔

(سوال): تہجد کے وقت کے بارے میں جتنی مسنون دعائیں وارد ہوئی ہیں، انہیں کب پڑھنا چاہیے؟

(جواب): نماز تہجد سے پہلے پڑھنا چاہیے۔

(سوال): کیا پچھلے پہر اٹھ کر مسواک کرنا مسنون ہے؟

(جواب): جی ہاں، پچھلے پہر جاگ کر مسواک کرنا مسنون ہے، ٹوتھ پیسٹ اور برش کا بھی یہی حکم ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُورَهٗ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ

اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ .

''ہم آپ ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتیں۔ رات کو جب اللہ کے امر سے بیدار ہوتے تو مسواک کر کے وضو کرتے۔''

(صحيح مسلم : 139/746)

❁ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، يَشُوصُ فَاهُ .

''نبی کریم ﷺ قیام اللیل کے لئے اٹھتے تو مسواک کرتے۔''

(صحيح البخاري : 889؛ صحيح مسلم : 46/255)

③ سنن ابوداوٗد (56، وسندهٗ حسنٌ) کے الفاظ ہیں:

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؛ تَخَلّٰى، ثُمَّ اسْتَاكَ .

''رات کو آپ بیدار ہو کر بیت الخلا جاتے، پھر مسواک کرتے۔''

سوال: نماز تہجد کی کتنی رکعات ہیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے قیام اللیل کی رکعات آٹھ تھیں، کبھی ایک وتر ملا کر نو کرتے، کبھی تین وتر پڑھ کر گیارہ کرتے، کبھی ایک وتر اور فجر کی دو سنتیں ملا کر تیرہ کرتے، کبھی پانچ وتر ملا کر تیرہ کرتے، کبھی تین وتر اور فجر کی دو سنتیں اور قیام اللیل سے پہلے دو افتتاحی رکعات ملا کر پندرہ ادا کرتے۔ اس طرح مختلف اوقات میں مختلف رکعات ہوتی تھیں۔

حقیقت میں وتر ایک، تین، پانچ، سات اور نو ہیں، جن روایات میں تیرہ رکعات کا ذکر ہے، ان میں قیام اللیل آٹھ رکعات ہیں۔ ایک یا تین وتر پڑھ کر آپ ﷺ اسے طاق بنا دیتے، گیارہ یا تیرہ میں وتر ایک، تین اور پانچ ہیں، جنہوں نے باقی نماز کو وتر بنا دیا۔

❁ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ سے جو تیرہ رکعات وتر مروی ہیں، ان کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ رات کو تیرہ رکعات مع وتر پڑھتے، چنانچہ رات کی نماز کو وتر کی طرف منسوب کردیا گیا۔'' (سنن التِّرمذي، تحت الحديث : 457)

(سوال): تہجد میں قرأت جہری ہو یا سری؟

(جواب): دونوں طرح جائز اور مسنون ہے۔

(سوال): تہجد کی ہر رکعت میں سورت اخلاص کا ملانا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): تہجد میں کتنی قرأت ہونی چاہیے؟

(جواب): جتنی لمبی ہو سکے، بہتر ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''رسول اکرم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے، چار رکعت پڑھتے، ان کا حسن اور ان کی طوالت مت پوچھیے، پھر چار رکعت پڑھتے، طوالت اور حسن میں مثالی، پھر تین وتر پڑھتے۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔''

(صحيح البخاري : 1147، صحيح مسلم : 125/738)

❁ صحیح بخاری (1123) میں ہے:

''سجدہ اتنا طویل ہوتا کہ آپ ﷺ کے سر اٹھانے سے قبل پچاس آیات پڑھی

جا سکتی ہیں۔''

(سوال): کیا عشاء کے فوراً بعد تہجد پڑھی جا سکتی ہے؟

(جواب): اگر کوئی آخری پہر نہ اٹھ سکتا ہو، تو عشاء کے فوراً بعد نماز تہجد پڑھ سکتا ہے۔

(سوال): کیا نماز تہجد اندھیرے میں پڑھ سکتے ہیں؟

(جواب): پڑھ سکتے ہیں۔

(سوال): نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کتنی لمبی تھی کہ آپ کے پاؤں پر ورم آ جاتا؟

(جواب): جن کا قیام اور رکوع وسجود اتنا طویل ہو، تو بتقاضائے بشریت پاؤں میں ورم آنا بڑی بات نہیں۔

❀ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا، آپ ﷺ نے سورت بقرہ شروع کی، میرا خیال تھا کہ سو آیات پر رکوع کریں گے، آپ ﷺ پڑھتے رہے، سوچا: ایک رکعت میں پوری سورت پڑھیں گے مگر آپ ﷺ پڑھتے رہے، خیال ہوا کہ اس کے اختتام پر رکوع کریں گے، آپ ﷺ نے سورت نساء شروع کر دی اسے مکمل کیا، تو آل عمران شروع کی اور مکمل پڑھی، نبی کریم ﷺ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ رہے تھے، کسی تسبیح والی آیت سے گزرتے، تو تسبیح کہتے، سوال والی آیت سے گزرتے، تو سوال کرتے، تعوّذ والی آیت سے گزرتے، تو اللہ کی پناہ مانگتے، پھر آپ ﷺ نے قیام کے برابر رکوع فرمایا، سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر رکوع کے برابر لمبا قیام کیا، پھر سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلیٰ کہا، آپ کا سجدہ قیام کے برابر تھا۔''

(صحیح مسلم: 772)

(سوال): کیا تہجد میں پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھنا مسنون ہے؟

(جواب): نبی کریم ﷺ کے قول و فعل سے ثابت ہوا کہ تہجد سے پہلے دو ہلکی سی افتتاحی رکعتیں ادا کرنا مسنون ہے، تا کہ قیام اللیل میں نشاط پیدا ہو۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''قیام اللیل کا آغاز دو ہلکی سی رکعتوں سے کریں۔''

(صحیح مسلم: 768)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:
''رسول اللہ ﷺ قیام اللیل کی ابتداء میں دو ہلکی سی رکعتیں ادا فرماتے۔''

(صحیح مسلم: 767)

(سوال): دعا: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا ...... کب پڑھنی چاہیے؟

(جواب): نماز فجر کے لیے جاتے وقت پڑھنی چاہیے۔

(صحیح البخاري: 6316؛ صحیح مسلم: 191/763، واللّفظ لہٗ)

(سوال): تہجد چھوڑنے کا کیا نقصان ہے؟

(جواب): بے شمار فضائل و خصائل سے محرومی ہے۔

(سوال): کیا نماز تہجد کی کوئی مسنون قرأت ثابت ہے؟

(جواب): نماز تہجد کے لیے مخصوص قرأت ثابت نہیں، قرآن کے کسی بھی مقام سے قرأت کی جا سکتی ہے۔ تہجد میں لمبا قیام مستحب ہے، جسے زیادہ قرآن یاد نہ ہو، وہ ایک سورت کو کئی بار بھی دہرا سکتا ہے۔